خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 25 اکتوبر 2024 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور نے جنگ احزاب میں بنو قریظہ کے عہد شکنی کے بعد ان کے قلعوں کے محاصرہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس محاصرہ کے طول کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں، محاصرہ تقریباً ۲۰ دن تک جاری رہا۔ بنو قریظہ کا فیصلہ کرنے کیلئے حضرت سعد بن معاذ کو حاکم مقرر کیا گیا۔

اوس کے لوگ آنحضور ﷺ کے پاس آئے بنو قریظہ چونکہ انکے حلیف تھے اوس نے بنو قریظہ کیلئے معافی چاہی، آپ ﷺ نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ کے سپرد کر دیا۔ جو اوس کے رئیس تھے۔ حضرت سعد کے آنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کے اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں فیصلہ کرنے کا کہا، حضرت سعد نے اوس اور آپ ﷺ کی جانب بیٹھے لوگوں دونوں سے عہد لیا کہ وہ انکے فیصلہ پر رضامند ہونگے۔ حضرت سعد نے فیصلہ کیا کہ انکے مردوں کو قتل کر دیا جائے، عورتوں اور بچوں کو قید کر دیا جائے، مال تقسیم کر دیا جائے اور گھر مہاجرین کو دیدیے جائیں نہ کے انصار کو۔ رسول اللہ صلی علیہ اسلام نے فرمایا کہ سعد تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہے۔

اس فیصلہ کے بعد آپ ﷺ واپس مدینہ تشریف لے آئے، قیدیوں کو مدینہ میں لایا گیا، عورتوں کو حضرت رملہ کے گھر لایا گیا، معلوم پڑتا ہے کہ یہ ایک غیبی تدبیر تھی جو خدا تعالیٰ بنو قریظہ کے یہود کے خلاف کر رہا تھا، بنو قریظہ کے لوگوں کیلئے رات میں پھل مہیا کئے گئے، اگلے روز ایک گڑھا کھودا گیا جس میں ٹولیوں میں بنو قریظہ کے لوگوں کو لایا جاتا اور قتل کر دیا جاتا۔ حضرت علی اور حضرت زبیر بن العوام کو انکے قتل پر مقرر کیا گیا، اور آپ ﷺ خود بھی پاس رہے کہ اگر کوئی فیصلہ کرنا ہو یا کوئی رحم طلب کرے تو آپ فیصلہ سنا سکیں۔

کعب بن اسد کو جب قتل کرنے کیلئے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اشارہ سے اسے مسلمان ہونے کا کہا، لیکن اپنے کہا کہ اگر میں اب مسلمان ہو گیا تو لوگ کہیں گے کہ موت سے ڈر گیا پس مجھے یہودی مذہب پر ہی قتل ہونے دو، ایک یہودی کو ایک مسلمان عورت کی سفارش پر معاف کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کا رجحان انہیں قتل کرنے کا نہ تھا۔ شفق تک انہیں قتل کیا جاتا رہا، بنو قریظہ کی ایک عورت کو ایک قتل کے بدلہ میں قتل کیا گیا۔

بنو نضیر کی ایک عورت ریحانہ کا ذکر ملتا ہے جسکی شادی بنو قریظہ کے ایک شخص سے ہوئی تھی آپ ﷺ نے اسے لونڈی کی بنیاد پر اپنے پاس رکھ لیا تھا، جبکہ روایات کے مطابق آپ ﷺ نے بطور احسان آزاد کر دیا تھا اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی گئی اور وہیں فوت ہوئی۔

مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق آتا ہے کہ آپ ﷺ نے مال میں سے خمس نکال کر بقیہ حصے تقسیم کئے، ان عورتوں کو بھی حصہ دیا جو جنگ میں شامل تھیں، خمس کے قیدیوں کے متعلق بعض روایات کے مطابق انہیں مسجد کی طرف بھیج دیا گیا وہاں انہیں بیچ کر جنگی سامان خرید اگیا لیکن در حقیقت آپ ﷺ نے انہیں مدینہ میں ہی رکھا اور بعد میں بطور احسان آہستہ آہستہ آزاد کرتے رہے۔ آپ ﷺ نے تقسیم کے وقت فیصلہ فرمایا کہ جس عورت کے ساتھ نابالغ بچے ہوں انہیں الگ نہ کیا جائے، یہ تھا اس رحمۃ اللعالمین کا حال اور آج کے مسلمان کیا کر رہے ہیں، اللہ تعالی انہیں عقل دے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞